

قرآن و سنت کی روشنی میں سیرت نبوی ﷺ کی اہمیت اور عصر حاضر میں اس کی عملی افادیت

THE IMPORTANCE OF SEERAH OF THE PROPHET (ﷺ) IN THE LIGHT OF THE QUR'AN AND SUNNAH AND ITS PRACTICAL RELEVANCE IN THE CONTEMPORARY ERA

1. Dr. Sadeeq Ahmad

HOD, Academia Facilitation Department CEF Islamabad

sadeeqji@gmail.com

2. Dr. Inayat ur Rahman.

Visiting Faculty, Department of Islamic Thought and Civilization

,University of Management & Technology

inayatbary@gmail.com

3. Dr. Iftikhar Ahmad

Alumni University of Malakand, PhD in Islamic Studies

Abstract

This research paper presents a comprehensive and analytical study of the concept, significance, and practical relevance of the Seerah of the Prophet Muhammad (ﷺ) in the light of the Qur'an and Sunnah. The Seerah of the Prophet (ﷺ) represents the practical manifestation of Islamic teachings and serves as a complete source of guidance for all aspects of human life. The initial section of this study examines the literal and terminological meanings of Seerah, clarifying that it is not merely a narration of historical events or life incidents; rather, it encompasses the entire blessed life of the Prophet Muhammad (ﷺ), including his character, habits, worship, social dealings, missionary struggle, political wisdom, and societal role.

The second section provides an analytical study of Qur'anic verses in which the Prophet (ﷺ) has been described as Uswah Hasanah (the best example), Rahmat lil-'Alamin (mercy to all worlds), a teacher of humanity, and a perfect guide. Furthermore, the Qur'an emphasizes the practical significance of the Prophetic Seerah by linking obedience to the Prophet (ﷺ) with obedience to Allah.

The third section explores various dimensions of the Prophet's life through the lens of Hadith, particularly his exemplary morals, educational methods, justice, compassion, and commitment to human welfare.

The findings of this research demonstrate that the Seerah of the Prophet (ﷺ) offers a complete practical model for every age and plays a fundamental role in moral development, social stability, and the establishment of an ideal Islamic society.

Keywords: Seerah of the Prophet (ﷺ) -Uswah Hasanah -Qur'an and Sunnah -Prophetic Ethics -Islamic Society-

سیرت نبوی ﷺ اسلامی علوم میں ایک بنیادی اور مرکزی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ یہ محض رسول اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے تاریخی واقعات کا بیان نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات کی عملی تعبیر ہے۔ قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کو اسوۂ حسنہ، رحمت للعالمین اور انسانیت کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے، جبکہ احادیث نبویہ میں آپ ﷺ کے اخلاق، معاملات، عبادات اور معاشرتی طرز زندگی کو امت کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ بتایا گیا ہے۔ موجودہ دور میں فکری انتشار، اخلاقی انحطاط

اور عملی بے راہ روی کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کے مطالعے کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے۔ یہ تحقیق سیرت کے لغوی و اصطلاحی مفہوم، قرآن حکیم میں سیرت نبوی ﷺ کی اہمیت، اور احادیث مبارکہ میں اس کی عملی افادیت کو واضح کرتی ہے۔ اس مطالعے کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ سیرت طیبہ صرف عقیدت کا موضوع نہیں بلکہ انفرادی و اجتماعی زندگی کی اصلاح کا ایک جامع نظام ہے جس سے رہنمائی حاصل کر کے ایک متوازن، مہذب اور دینی معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

بحث اول: سیرت کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

سیرت (سیرة) عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مادہ ہے: س۔ ی۔ ر (ساز۔ بسیر) سیرت کا لغوی مطلب ہے۔ چلنا، طریقہ، طرز عمل، حالت زندگی، چال ڈھال، رویہ، کردار، عادت۔ اردو میں سیرت سے مراد عادت طریقہ طرز عمل نیکی خاصیت حالات تو واقعات اور سوانح حیات کے ہیں۔¹

لسان العرب (ابن منظور) میں ہے:

الطريقة، والهيئة، والحالة التي يكون عليها الإنسان.

سیرت انسان کے چلن، طریقہ کار، اور حالت کو کہتے ہیں۔²

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَى³

ہم ابھی اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹادیں گے۔

سیرت کا اصطلاحی مفہوم

اصطلاحی طور پر سیرت سے مراد حضرت محمد ﷺ کی پوری زندگی، اخلاق، عادات، اقوال، افعال، معاملات، غزوات، خطبات، عبادات اور دعوتی و سیاسی زندگی کا مجموعہ ہے۔ علمائے کرام اور مفکرین نے سیرت کو نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا آئینہ قرار دیا ہے۔ سیرت صرف تاریخی واقعات کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک کامل نمونہ حیات ہے جس پر عمل کر کے انسان دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ ممتاز مفکر ڈاکٹر محمود احمد غازی سیرت کی تعریف یوں کرتے ہیں:

سیرت ایک ایسا علم ہے جو نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا مکمل اور مستند بیان فراہم کرتا ہے تاکہ امت آپ ﷺ کی پیروی کر سکے۔⁴

ڈاکٹر محمد حمید اللہ:

سیرت انسانی تاریخ کا وہ حصہ ہے جس میں وحی، نبوت، اور اعلیٰ اخلاق و کردار ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔⁵

امام علی بن محمد الجرجانی:

فلان محمود السیرہ وفلان مزموم السیرہ⁶

فلان انسان کی سیرت قابل تعریف ہے اور فلان انسان کی سیرت قابل مذمت ہے

1 - حارث سریندی کا موس مترادفات، اردو سائنس بورڈ لاہور ۱۹۸۶ ص ۷۳۹

2 - ابن منظور، لسان العرب۔ و دار صادر بیروت ۱۹۹۰ ص ۳۸۹۴

3 - سورة طه - ۲۱

4 - محاضرات سیرت، ڈاکٹر محمود احمد غازی

5 - محمد حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ص ۱۸،

6 - علی بن محمد الجرجانی، التعريفات، بیروت، ص ۱۳۲،

محمد منیر عفان:

سیرت النبی سے منقول اقوال و افعال، تعریرات اور صفات کا مجموعہ ہے⁷ سیرت کا ذکر نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا جاتا ہے تو اس سے مراد آپ ﷺ کی پوری زندگی کا نقشہ ہوتا ہے، جو آپ کے اقوال، افعال، اخلاق، عادات، عبادات، معاملات، اور تمام زندگی کے شعبہ جات پر محیط ہوتا ہے۔ سیرت دراصل نبی کریم ﷺ کے ظاہری و باطنی احوال کا مجموعہ ہے، جس میں آپ کی انفرادی، اجتماعی، گھریلو، سماجی، سیاسی، اور مذہبی زندگی شامل ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت کو اپنانا اور اس سے رہنمائی لینا ہر مسلمان کے لیے ایک عملی مثال ہے، کیونکہ آپ کی زندگی قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ اس لیے سیرت کا مطالعہ محض تاریخ جاننے کے لیے نہیں بلکہ اپنے کردار، عقیدے اور عمل کی اصلاح کے لیے ضروری ہے۔ سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ ایک انسان مشکل ترین حالات میں بھی صبر، حکمت، عدل، حلم، عفو، اور تواضع کے ساتھ زندگی کیسے گزار سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ امت مسلمہ کی فکری، روحانی اور عملی زندگی کی بنیاد ہے۔

بحث دوم: سیرت النبی ﷺ کی اہمیت قرآن حکیم کی روشنی میں

اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن حکیم نے حضور ﷺ کی زندگی کو ہدایت، رحمت، علم، فضل اور اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت ایک زندہ و جاوید عملی نمونہ ہے، جس کی پیروی امت مسلمہ کے لیے دین و دنیا کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات اقدس، اخلاق کریمانہ، اور حیات طیبہ کی عظمت و رفعت کو بیان کیا ہے۔ ان آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ہر دور کے انسان کے لیے مشعل راہ ہے۔ اس باب میں ہم قرآن مجید کی روشنی میں سیرت النبی ﷺ کی اہمیت اور مقام کو واضح کریں گے۔ سورۃ الحجر میں نبی ﷺ کی زندگی کی قسم اٹھائی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے،

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ⁸

آپ کی عمر کی قسم! یہ لوگ اپنی مستی میں اندھے ہو رہے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کی قسم کھائی ہے، جو کہ آپ ﷺ کے شرف، عظمت اور رفعت مقام کی بہت بڑی دلیل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ بہت ہی خاص مواقع پر قسم کھاتا ہے، اور یہاں نبی ﷺ کی حیات طیبہ کی قسم کھانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی زندگی انسانیت کے لیے اتنی عظیم، باوقار اور بلند مقام والی ہے کہ خود خالق کائنات اس پر قسم اٹھاتا ہے۔

حافظ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی محمد ﷺ کی زندگی کی قسم ہے، اور یہ رسول اللہ ﷺ کے عظیم ترین مقامات میں سے ہے کہ خود اللہ ان کی زندگی کی قسم کھاتا ہے، اور یہ عظیم شرف اور بلند مقام کی دلیل ہے۔⁹

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دین کو خالص کر کے صرف اسی کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے، اور نبی اکرم ﷺ کو اس راستے پر سب سے پہلے چلنے والا مقرر فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ اپنی پوری زندگی اللہ کی اطاعت اور اس کے دین کے لیے وقف کر دیں اور اسی میں اپنی کامیابی سمجھیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ¹⁰

آپ فرمادیں: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں خالص اسی کے لیے دین کو کرتے ہوئے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرمانبردار بنوں۔

7- محمد منیر عفان، فقہ سیرہ النبویہ، جامعہ ام القری، ص ۱۵

8- سورۃ الحجر - ۷۲

9- تفسیر ابن کثیر، ابوالفضل عماد الدین، کارخانہ تجارت کراچی، جلد دوم، ص ۵۲

10- سورۃ الزمر، ۱۲۱۱

یہ آیات نبی کریم ﷺ کی مکمل بندگی اور اللہ کے دین کے لیے اخلاص کی عکاسی کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ وہ دین کو اللہ کے لیے خالص کریں اور اطاعت میں سب سے آگے ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی حیات مبارکہ پوری کی پوری اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف تھی، اور یہ سیرت طیبہ امت کے لیے اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ¹¹

بیشک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

یہ آیت مبارکہ سیرت النبی ﷺ کی جامعیت اور رہنمائی کو ظاہر کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی ایک مکمل عملی مثال ہے جو ہر شعبہ زندگی میں امت کی رہنمائی کرتی ہے۔ خواہ عبادات ہوں، معاملات، اخلاقیات یا معاشرت، نبی ﷺ کا ہر عمل اسوہ حسنہ ہے جس کی پیروی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک انسانی تاریخ کا ایک روشن باب ہے جو ہر مومن کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں متعدد آیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، رحمت، اور اطاعت کے وجوب کو بیان کرتی ہیں۔ ذیل میں تین اہم آیات کا ذکر کیا جاتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ اور آپ کی تعلیمات کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔ ان آیات کی عربی عبارت، اردو ترجمہ، اور ان کی مختصر وضاحت پیش کی جاتی ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے،

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ¹²

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر تفسیر القرآن العظیم میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے عالمگیر رحمت ہونے کے پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نہ صرف انسانوں بلکہ جن، حیوانات، اور تمام مخلوقات کے لیے ہے۔ آپ کی تعلیمات نے انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر نور ہدایت سے روشن کیا۔ آپ کی سیرت اخلاق، عدل، اور رحم دلی کا اعلیٰ نمونہ ہے جو ہر دور میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔¹³

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ¹⁴

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے اختیار والوں کی۔

یہ آیت واضح طور پر مومنین کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کے ساتھ جوڑا گیا ہے، جو آپ کے مقام کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ سیرت نبوی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا دین کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ آپ کی سیرت میں اطاعت کے عملی نمونے ملتے ہیں، جیسے کہ آپ کی رحمتیں، عفو و درگزر، اور عدل و انصاف کے فیصلے۔

مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ... وَمَا أَتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

وَمَا نَهَاكُم عَنْهُ فَانْتَهُوا¹⁵

¹¹ سورہ الاحزاب، ۲۱

¹² سورہ الانبیاء، ۱۰۷

¹³ تفسیر ابن کثیر، مصنف: امام ابن کثیر، جلد ۵، ص ۳۸۵

¹⁴ سورہ النساء، ۵۹

¹⁵ سورہ الحشر، ۷

جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو دیا وہ اللہ کے لیے ہے اور رسول کے لیے اور قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے... اور جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے وہ منع کریں اس سے رُک جاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی پابندی کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا اور آپ کے ممنوعات سے اجتناب کرنا ہر مومن کے لیے لازم ہے۔ سیرت نبوی ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ آپ کی ہر بات اور عمل رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ مثلاً، آپ نے غریبوں کی مدد، یتیموں کی کفالت، اور انصاف کے قیام کی عملی مثالیں قائم کیں جو اس آیت کے عملی مظہر ہیں۔

قرآن کریم نے آپ ﷺ کو نہ صرف اللہ کا رسول اور بندہ کہا بلکہ ایک روشن چراغ، بشیر و نذیر، معلم و مربی، رحمت عالمین، اور بہترین نمونہ قرار دیا۔ آپ ﷺ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا اور آپ کے فیصلوں کو حرفِ آخر ماننے کا حکم دیا گیا۔ اہل ایمان کو آپ ﷺ کی سیرت سے ہدایت، حکمت، تربیت اور فلاح کا راستہ دکھایا گیا۔ نبی ﷺ کی زندگی کو قرآن نے اس طرح پیش کیا ہے کہ وہ ہر دور، ہر طبقے اور ہر معاشرے کے لیے ایک کامل و جامع ضابطہ حیات بن جائے۔ یہی وہ سیرت ہے جو قرآن کے آفاقی پیغام کی عملی تصویر ہے، اور جسے اپنا کر انسان انفرادی، اجتماعی اور روحانی بلندی حاصل کر سکتا ہے۔

بحث سوم: سیرت کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس دنیا میں انسانیت کے لیے سب سے کامل اور بلند ترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو نہ صرف ایک مومن کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ انسان کی انفرادی، اجتماعی، اخلاقی، روحانی، اور معاشرتی زندگی کے تمام شعبوں کے لیے ایک عملی مثال بھی ہے۔ آپ ﷺ نے زندگی کے ہر مرحلے میں ایسا کردار پیش فرمایا جو قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے روشنی کا مینار ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت ایسی رہنمائی عطا کرتی ہے جو ہر دور اور ہر معاشرے کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔

جب انسان سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کامل انسان کیسا ہوتا ہے، جو نہ صرف عبادات میں بہترین ہو بلکہ معاملات، اخلاق، عفو، حلم، عدل، شفقت، تربیت، اور رہنمائی میں بھی اعلیٰ ترین مثال ہو۔ آپ ﷺ کی زندگی کوئی خیالی یا نظریاتی زندگی نہ تھی بلکہ حقیقی میدانِ عمل میں گزری۔ آپ ﷺ نے ریاست قائم کی، جنگیں لڑیں، امن قائم کیا، صلح کی، تجارت کی، خاندان بسایا، اور ہر طرح کے انسانی تعلقات کو نبھایا۔ یوں آپ ﷺ کی سیرت میں ہر انسان کے لیے کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہے۔ سیرت رسول ﷺ کا مطالعہ صرف تاریخی واقعات جاننے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک زندہ عملی نظام حیات کی تلاش ہے۔ جب کوئی مسلمان نبی کریم ﷺ کی سیرت کو اپناتا ہے، تو وہ نہ صرف دنیا میں سکون پاتا ہے بلکہ آخرت کی کامیابی کا راستہ بھی اس پر کھلتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت النبی ﷺ کی اہمیت محض دینی عقیدت کی بنیاد پر نہیں، بلکہ عملی زندگی میں مکمل رہنمائی فراہم کرنے والے ایک کامل نظام کے طور پر مسلم ہے۔ یہی تمہید ہمیں اس طرف لے جاتی ہے کہ ہم احادیث مبارکہ کی روشنی میں سیرت نبوی ﷺ کی اہمیت کو مزید واضح کریں۔

آپ کے تقاضوں کے مطابق، میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کو شامل کروں گا، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، اخلاق، اور صفات کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ حدیث کا مکمل حوالہ اور علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی تفسیر فتح الباری سے متعلقہ وضاحت اور اس کا مکمل حوالہ بھی شامل کیا جائے گا۔ تمام مواد منظم انداز میں پیرا گراف کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے، اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور آنے والی ہے۔¹⁶

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی تفسیر فتح الباری شرح صحیح البخاری میں اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور ہدایت کی عظمت کو واضح کرتی ہے۔ افضل الحدیث کتاب اللہ سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جو ہر قسم کے کلام سے افضل ہے کیونکہ یہ الہامی

ہے اور ہر قسم کی خطا سے پاک ہے۔ افضل الہدیٰ ہدیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور سنت ہر قسم کی رہنمائی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے، جو مومنین کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتی ہے۔ آپ کی سیرت میں اخلاق حسنة، رحم دلی، عدل، اور تقویٰ کے اعلیٰ نمونے ملتے ہیں۔ آخری جملہ و ما وعدتم فایہ آت لا محالة اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ کے وعدے، جیسے کہ قیامت، جنت، اور جہنم، یقینی ہیں اور ان کا وقوع پذیر ہونا ناگزیر ہے۔ یہ حدیث مومنین کو قرآن اور سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہے تاکہ وہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔¹⁷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔¹⁸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور کردار قرآن مجید کا عملی نمونہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر لمحہ قرآن کے احکامات، رحمتیں، اور اخلاقی تعلیمات کی عکاسی کرتی تھی۔ مثلاً، آپ کی رحم دلی، صبر، عفو و درگزر، اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ہر حکم کو اپنی زندگی میں نافذ کیا۔ یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کریں تو ہماری زندگی بھی قرآنی تعلیمات کے مطابق ہوگی، جو ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی عطا کرے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ چیزوں میں دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی: مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے، مجھے رعب کے ذریعے مدد دی گئی، میرے لیے غنائم حلال کیے گئے، میرے لیے زمین کو پاک اور مسجد بنایا گیا، مجھے تمام مخلوق کے لیے بھیجا گیا، اور میرے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم کیا گیا۔¹⁹

یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے منفرد مقام کو اجاگر کرتی ہے۔ اس میں بیان کردہ چھ فضیلتوں سے آپ کی عالمگیر رسالت اور اعلیٰ صفات کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً، جامع الکلم سے مراد آپ کے مختصر مگر جامع کلمات ہیں جو گہرے معانی رکھتے ہیں۔ نصرت بالرعب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ نے آپ کے دشمنوں کے دلوں میں خوف ڈال کر آپ کی مدد کی۔ تمام مخلوق کے لیے رسالت سے آپ کی عالمگیر رحمت اور ہدایت واضح ہوتی ہے۔ یہ حدیث آپ کی سیرت کے عالمگیر پہلو کو بیان کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف انسانوں بلکہ تمام مخلوقات کے لیے رحمت ہیں۔ آپ کی سیرت ہر دور اور ہر قوم کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے، اور یہ حدیث ہمیں آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔²⁰

یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنیادی مشن کو بیان کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانیت کی تعلیم و تربیت کے لیے بھیجا گیا۔ آپ کی سیرت پاک ایک عظیم معلم کی حیثیت سے ہمارے سامنے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کو جہالت سے نکال کر علم و ہدایت کی طرف رہنمائی کی۔ آپ کی تعلیمی حکمت عملی میں نرمی، حکمت، اور عملی نمونہ پیش کرنا شامل تھا۔ مثلاً، آپ نے صحابہ کو نہ صرف قرآن کی تعلیم دی بلکہ اسے عملی زندگی میں نافذ کرنے کا طریقہ بھی سکھایا۔ یہ حدیث ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ آپ کی سیرت سے سیکھ کر ہم اپنی زندگیوں کو علم، اخلاق، اور ہدایت سے منور کر سکتے ہیں۔

یہ تینوں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں: آپ کے اعلیٰ اخلاق، عالمگیر رسالت، اور بطور معلم کردار۔ آپ کی سیرت ہمارے لیے ایک مکمل نمونہ ہے جو ہر مومن کو اپنی زندگی کو قرآنی اور نبوی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب دیتی ہے۔

17 - فتح الباری شرح صحیح البخاری، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، ج ۱۳، ص ۲۴۹

18 - صحیح مسلم، مسلم بن الحجاج، حدیث نمبر، ۷۳۶

19 - صحیح مسلم، مسلم بن الحجاج، حدیث نمبر ۵۲۳

20 - سنن ابن ماجہ محمد بن یزید ابن ماجہ، حدیث نمبر، ۲۲۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک انسانی تاریخ کا وہ روشن باب ہے جو ہر دور میں رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بنیادی مقصد انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر نور ہدایت کی طرف لانا تھا، اور اس ہدایت کا سب سے نمایاں پہلو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم و تربیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سیرت اور کردار کے ذریعے اخلاق حسنہ کے اعلیٰ نمونے پیش کیے، جو ہر مومن کے لیے مشعل راہ ہیں۔ ذیل میں ایک ایسی حدیث کا ذکر کیا جا رہا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی مشن کو واضح کرتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔²¹

یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی ایک بنیادی جہت کو واضح کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد انسانی معاشرے میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کو فروغ دینا اور ان کی تکمیل کرنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سیرت کے ذریعے رحم دلی، صبر، ایمان داری، عفو و درگزر، اور حسن سلوک جیسے اخلاقی اوصاف کو نہ صرف اپنا بلکہ انہیں معاشرے میں رائج کیا۔ مثلاً، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی نرمی اور عدل سے پیش آنے کا عملی نمونہ پیش کیا، جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اپنے مخالفین کو معاف کر دیا۔ یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ ایک مومن کی زندگی کا بنیادی مقصد اپنے اخلاق کو سنوارنا اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے سیکھا جاسکتا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں ایک اور حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی کردار کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے²²

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی اور دوسروں کے ساتھ اچھے سلوک کو ایمان کا حصہ قرار دیا، جو آپ کے اخلاقی مشن کا ایک اہم جزو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مہمانوں کے ساتھ نہایت ادب اور محبت سے پیش آتے تھے، جو آپ کی سیرت کا ایک روشن پہلو ہے۔ اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کا مطلب صرف ذاتی کردار کی بہتری نہیں بلکہ معاشرتی ہم آہنگی اور اجتماعی جھلانی کا فروغ بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات اور عمل کے ذریعے معاشرے میں محبت، اخوت، اور عدل کے اصولوں کو رائج کیا۔ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن نہ طعنہ زن ہوتا ہے، نہ لعنتی، نہ فحش گو، اور نہ بد زبان²³ یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس درس کو واضح کرتی ہے کہ ایک مومن کا کردار پاکیزہ اور اس کی زبان شائستہ ہونی چاہیے۔ آپ کی سیرت سے ہمیں واضح ہوتا ہے کہ اعلیٰ اخلاق نہ صرف اللہ کی رضا کا ذریعہ ہیں بلکہ ایک بہتر معاشرے کی بنیاد بھی ہیں۔

اختتامیہ

سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے کامل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ قرآن مجید نے آپ ﷺ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا جبکہ احادیث مبارکہ نے آپ کے اخلاق، تعلیمات اور عملی کردار کو امت کے لیے مشعل راہ بنایا۔ آپ ﷺ کی سیرت میں عبادت، سیاست، معیشت، معاشرت، عدل، رحمت اور اخلاقیات کے ایسے جامع اصول موجود ہیں جو ہر دور کے مسائل کا حل پیش کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں جب اخلاقی بحران اور فکری انتشار عام ہے، سیرت نبوی ﷺ کی طرف رجوع کرنا ایک ناگزیر ضرورت بن چکا ہے۔ یہ تحقیق اس امر کو واضح کرتی ہے کہ سیرت رسول ﷺ صرف تاریخی مطالعہ نہیں بلکہ عملی زندگی کی اصلاح اور اسلامی معاشرے کی تعمیر کا موثر ذریعہ ہے۔

نتائج

21 - موطا امام مالک، الک بن انس بن مالک، حدیث نمبر، ۱۶۱۴

22 - صحیح بخاری محمد بن اسماعیل البخاری حدیث نمبر ۶۰۱۸

23 - سنن ترمذی، حدیث نمبر: ۱۹۷۷

1. سیرت کا مفہوم محض تاریخی واقعات تک محدود نہیں بلکہ مکمل اسلامی طرز حیات پر مشتمل ہے۔
2. قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کو بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔
3. احادیث نبویہ سیرت رسول ﷺ کی عملی اہمیت کو مزید واضح کرتی ہیں۔
4. اخلاق نبوی معاشرتی اصلاح کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔
5. موجودہ دور کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کا مؤثر حل سیرت نبوی ﷺ میں موجود ہے۔

سفارشات

1. تعلیمی اداروں میں سیرت النبی ﷺ کے باقاعدہ تحقیقی مطالعے کو فروغ دیا جائے۔
2. نوجوان نسل کو سیرت نبوی ﷺ کے عملی پہلوؤں سے روشناس کرایا جائے۔
3. معاشرتی اصلاح کے لیے اخلاق نبوی کو نصاب اور تربیتی پروگراموں کا حصہ بنایا جائے۔
4. جدید مسائل کے حل کے لیے سیرت نبوی ﷺ پر مزید تحقیقی کام کیا جائے۔
5. میڈیا اور دعوتی پلیٹ فارمز کے ذریعے سیرت طیبہ کی حقیقی تعلیمات عام کی جائیں۔